موطا مالک میں "بلاغات" روایات کا تحقیقی جائزہ

Literary study of Ballaghat Narrations of Muwatt' Imam Malik

ڈاکٹر احمد سعید جان[I]

ڈاکٹر محمد الیاس[II]

Abstract:

Imam Malik is one of the greatest scholars of Hadith and Fiqh. Therefore he called Muhadith and Faqeeh. His ideology on fiqh developed into the Malikite school of thought. His most authentic and famous book in Hadith is "Muwatta" (means a thing that is trample and made easy). He narrated in this book the Hadith of the Prophet (peace be upon him) according to the chapters of fiqh, therefore it considered the first book in which he compiled the Hadith and Fiqh.

Some scholars have regarded that all the contents of Muwatta are authentic. Imam Al-Suyuti said: "There is no mursal narration (A famous kind of Hidith) in the Muwatta' except it has one or several strengthening proofs. But few opinion that there are some narrations which considered to be daeef (discontinuous).

Some of the narrations which Imam Malik quoted in the Muwatta are named as ballaghat (بلاغات) (special word uses for the narrations that Imam Maliks narrat with a word بلغني).

These ballaghat narrations are about 61. Some scholar like Ibn Abdul Bar has given special attention on these ballagat narrations and tried to prove them as Muttasil (narrated with a continuous chain to the Prophet). He also composed a book in which he listed all the narrations of the Muwatta' and provided complete sound chains for all of them (57) except four (4). The researchers in this article tried their best to describe phenomena of "Ballaghat" and the literary works of scholars on these traditions.

Keywords: Alhadith, Muwatta's Imam Malik, Science of Hadith, Ballaghat verdict.

[I] لیکچرر، شعبہ عربی، جامعہ پشاور

[II] لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پشاور

تمہید:

"موطا" امام مالک کی شہرہ آفاق تصنیف ہے اور یہ حدیث کے متداول اور معروف مجموعوں میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے کتاب الآثار کے بعد سب سے قدیم ترین مجموعہ ہے۔ جمہور نے اس کو طبقات کتب حدیث کے طبقہ اول میں شمار کیا ہے۔ اور یہ طبقات کی سب سے پہلی کتاب قرار پایا کہ جس میں امام مالک نے حدیث اور فقہ کو جمع فرمایا ہے۔ موصوف نے اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں چالیس سال لگائیں ہیں۔ آئندہ کے صفحات میں ہم اس کتاب کے ایک اہم موضوع "بلاغات امام مالک" کے بارے میں تحقیقی جائزہ پیش کریں گے لیکن اس سے پہلے کچھ مصنف کے حالات زندگی اور کتاب کے بارے میں قدرے معلومات پیش کرتے ہیں کیونکہ اس کا اصل موضوع بحث کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

امام مالک کا مختصر تعارف:

آپ کا نام مالک بن انس بن مالک بن أبي عامر بن عمرو بن حارث اصبحی حمیری ہیں کنیت ابو عبداللہ اور لقب امام دارالہجرۃ ہے۔ آپ کے پردادا ابو عامر صحابی رسول ہیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ سوائے غزوہ بدر کے باقی سب غزوات میں شریک رہے اور آپ کے دادا مالک کا شمار علماء تابعین میں سے تھے[1]۔ آپ امت کے بہت بڑے فقیہ اور آئمہ اعلام میں شمار ہوتے ہیں[2]۔ آپ کی ولادت ۹۳ھ میں ہوئی[3]۔ اور اپنی پوری زندگی علم دین کے حصول کیلئے وقف کررکھی تھی۔ اسلئے بچپن ہی میں آپ کی ماں نے آپ کو فقہ کی تعلیم کیلئے استاد کے پاس بھیجا۔ چنانچہ امام ذہبی لکھتے ہیں: امام مالک دس سال کی عمر میں حصول علم کے لیے نکلے۔ آپ نے علم حاصل کیا حتی کہ علم حدیث میں آپ امام بنے اور کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

امام مالک کی فضیلت:

آپؒ نے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا اور مسجد نبوی ﷺ میں درس حدیث دیا کرتے۔ دور دور سے لوگ آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوتے چونکہ آپ رسول ﷺ کے قول کے مصداق تھے جس کے بارے میں رسول ﷺ نے فرمایا:

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب لوگ علم حاصل کرنے کیلئے اونٹوں کی جگر کو ماریں گے، لیکن وہ مدینہ کے عالم سے زیادہ بڑا عالم کسی کو نہیں پائیں گے"[4]

ابن عیینہ سے روایت ہے کہ عالم مدینہ سے مراد مالک بن انس ہیں[5]۔

آپ کے بعد آنے والوں نے آپ کو ایک مستقل مذہب کا امام ٹھرایا۔ جو کہ مالکی مذہب سے موسوم کیا گیا ہے۔ آپ ربیع الاول ۱۷۹ھ میں مدینہ منورہ ﷺ میں وفات پاگئے اور جنت البقیع میں دفن کیا گیا[8]۔

امام مالک کا موطا اور سبب تالیف:

موطا کا معنی ہے آسان کیا گیا اور منقح کیا گیا موطا کو موطا کے نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کیونکہ:

"شئ صنعه ووطأه للناس"[9]

کہ ایک کتاب کو (امام مالک) نے تصنیف کیا اور اس کو لوگوں کے لیے آسان کیا۔

امام سیوطیؒ نے کہا ہے کہ امام مالک نے فرمایا: "میں نے اپنی کتاب فقہاء مدینہ میں سے ستر ۷۰ فقہاء کے سامنے رکھا تو ان سب نے اس میں عمیق نظر ڈالی اور اسکو منقح کیا اس لیئے اس کا نام "موطا" رکھا گیا"[10]۔

ایک قول کے مطابق آپ نے خلیفہ منصور کے حکم سے یہ کتاب تصنیف فرمائی تھی چنانچہ قاضی عیاض نے ابو مصعب سے روایت کیا ہے کہ خلیفہ منصور نے امام مالک سے کہا" "ضع للناس كتابا[11]"

یعنی لوگوں کیلئے (حدیث) کی ایک مجموعہ تیار کریں۔ پھر آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی اور اس کا نام موطا رکھا۔

اصطلاح محدثین میں موطا کی تعریف:

موطا حدیث کے ان کتب میں سے ہے جو مختلف ناموں سے مشہور ہوئیں مثلاً صحاح ستہ، سنن، معاجم، موطات وغیرہ

محدثین کے اصطلاح میں موطا اس کتاب کو کہتے ہے جس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا گیا ہو، محدثین کے ہاں دو مشہور موطائین ھیں ایک موطا امام مالک اور دوسرا موطا امام محمد ھیں۔

موطا مالک کی روایات:

امام مالک نے جب موطا کی تالیف مکمل کی تو جوق در جوق علماء آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق تقریبا ہزار کے قریب علماء نے آپ سے موطا پڑھا اور روایت کیا۔ ان راویوں نے انکو نقل کیا اور بعض نے کتابوں کی شکل میں محفوظ کیا اور اسطرح اسکے مختلف نسخ سامنے آگئے۔

موطا کی روایات کے تعداد تقریبا کل تیس نسخے ہیں۔ ان میں سے مشہور ترین روایت یحیٰ بن یحیٰ المصمودی الاندلسی متوفی ۲۳۴ھ[12] کی ہے۔ عبد اللہ بن وھب، یحیٰ بن عبد اللہ بن بکیرؒ اور ابن مصعب احمد بن ابی بکر الذہری وغیرہ بھی مشہور راوي ہیں۔ اہل مشرق کے درمیان مشہور روایت محمد بن حسن الشیبانی کی ہیں جو کہ موطا امام محمدؒ سے مشہور ہے[13]۔

موطا کی احادیث کی تعداد:

امام مالک ہمیشہ اپنی موطا پر عمیق نظر ڈالتے تھے اسی لیئے اس کی احادیث میں کئی اقوال ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

ا۔ علامہ دہلوی[14] نے مقدمہ المصفی علی الموطامیں لکھاہے کہ امام مالک نے اپنی موطامیں دس ہزار احادیث جمع کی ہیں پھر وہ ہر روز اس پر نظر ڈالتے یہاں تک کہ یہ تعداد پانچ سو باقی رہ گئی[15]۔

۲۔ علامہ ابو بکر ابہری[16] فرماتے ہیں: موطامیں جناب نبی کریم ﷺ اور صحابہ اور تابعین سے جتنے آثار نقل کیے گئیے ہیں وہ ایک ہزار سات سو بیس (۱۷۲۰) ہیں۔ ان میں مسند ۶۰۰ ہیں۔ مرسل ۲۲۲ ہیں موقوف ۶۱۲ اور تابعین کے اقوال ۲۸۵ ہیں[17]۔

۳۔ ابن حزم[18] فرماتے ہیں موطامیں میں نے احادیث کی تعداد معلوم کرناچاہی تو اس میں پانچ سو کے اوپر کچھ سند پائیں اور تین سو ۳۰۰ مرسل ہیں جبکہ (۱۸۰) احادیث ایسی ہیں کہ جس پر امام مالک نے خود بھی عمل نہیں کیا[19]۔

۴۔ عتیق بن یعقوب الزبیري نے بھی فرمایاہے کہ امام مالک نے اپنی موطامیں ۱۰ ہزار احادیث نقل کیے ہیں اور وہ روزانہ اس پر عمیق نظر ڈالتے تھے یہاں تک کہ اب جو ہے وہ باقی رہ گیے[20]۔

بلاغات کا مفہوم:

"بلاغات" کی لغوی تحقیق:

بلاغات بلاغ کی جمع ہے اور اس سے فعل بلغ آتا ہے۔ یہ لفظ کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے بلاغ بمعنی تبلیغ کے بھی آتا ہے جیسے **﴿ھذا بلاغ للناس﴾**[21] اور یہ بمعنی مقصود تک پہنچنے کے بھی اسمعال ھوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے اس کام میں بلاغ ہیں یعنی کفایہ ہے اور کافی ہے[22]۔ اور بلاغات، بلاغہ (علم البلاغہ) کے لیے بھی استعمال ھوتا ہے اور اس کی وجہ سے اس شخص کا مدح کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بلاغت سے جو بھی ارادہ کریں ان تک پہنچ جائے۔ اس کے ایک معنی وصل (یعنی پہنچنے) کا بھی ہے۔

لفظ بلغ متعدی بعن وبیاء:

بلغ فعل کے صلہ میں عن آجائے تو یہ تجاوز کے معنی میں آتا ہے۔ بلغنی کیساتھ عن لفظ استعمال ہوا ہے جسکی وجہ سے یہ متعدی ہے۔ اور یہ نصوص میں کثرت سے وارد ہے جیسے ابن سیابۃ نے کہاہے کہ "بلغنی عن آبي جعفر" کہ مجھے ابو جعفر سے اسطرح پہنچاہے۔

اسطرح امام باقر کے بعض روایات میں منقول ہے کہ "بلغنی عن احد ان النبی ﷺ قال" کہ مجھے پہنچاہے کہ رسول اللہ نے فرمایاہے۔ بلغ متعدی بباء بھی روای کے قول میں وارد ہوا ہے جیسے "بلغ بہ ابو عبد اللہ" لیکن یہاں لغوی مفہوم میں آتا ہے جو کہ بمعنی رفع کے

آتا ہیں۔ لفظ "بلغ" کو امام مالک نے اپنے موطا میں کئی جگہ استعمال کیا ہے جیسے "عن مالک انہ بلغہ" امام مالک روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو پہنچا ہے" اور اسلئے اسکے بعض روایات بھی "بلاغات" سے مشہور ہوئے ہیں جو کہ محدثین کے نزدیک مشہور اصطلاح ہے جسکو ہم ذیل کے صفحات میں ذکر کرتے ہیں۔

بلاغت روایت کی اصطلاحی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں بلاغات ان احادیث کو کہا جاتا ہے کہ "راوی حدیث یہ کہے کہ "بلغني عن فلان[23]" کہ یہ حدیث مجھے فلان سے پہنچی ہے"۔ چونکہ اس حدیث کے نقل میں راوی کا واسطہ غیر مذکور ہوتا ہے اسلیے اسے بلاغ روایت کہا جاتا ہے۔

اداء کے وقت بلاغات کے لیے اس قسم کی تعبیرات استعمال ہوتے ہیں۔

قال فی مابلغه (اس نے کہا جو ان کو پہنچا) **رواه بلاغا** (اس نے بلاغا روایت کیا ہے)، **بلغني** (مجھے پہنچا ہے) **عن مالك انه بلغه** (امام مالک کو پہنچا) چونکہ امام مالک نے اپنے موطا کے اندر بلاغات روایات جمع فرمائے ہیں اسلیے ذیل میں اس بارے ضروری مباحث قارئین کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

امام مالک کے بلاغات کا حکم:

محدثین کے مابین اسمیں اختلاف رہا ہے کہ امام مالک نے جو بلاغات روایت کئے ہیں اسکا کیا حکم ہے؟ تو بعض نے تو ان کو صحیح اور بعض نے ضعیف میں شمار کیا ہے اور بعض نے ان کو مرسل سے قوی درجہ میں مانا ہے۔ اور بعض نے ان کو مراسیل میں شمار کیا ہے اور بعض نے منقطع کہا ہے اور بعض نے معضل میں شمار کیا ہے۔ جیسے درج ذیل میں ہیں۔

۱۔ سفیان بن عیینہ[24] نے کہا ہے کہ اگر امام مالک یہ کہے کہ "بلغني "یعنی یہ مجھے پہنچا ہے تو یہ صحیح کے اقسام میں سے ہوگا (یعنی یہ روایت قوی ہوگی)[25]۔

۲۔ علامہ زرقانی[26] نے موطا کی شرح میں لکھا ہے کہ بلاغ ضعیف کے اقسام میں سے ہیں اور کہا ہے: "إِذْ لَيْسَ الْبَلَاغُ بِمَوْضُوعٍ عِنْدَ أَهْلِ الْفَنِّ لَا سِيَّمَا مِنْ مَالِكٍ"[27]۔

۳۔ امام ذہبی[28] نے اصول حدیث و مصطلحات حدیث پر اپنے کتاب "الموقظہ" میں لکھا ہے امام مالک کے بلاغات مراسیل سے قوی ہیں جیسے حمید اور قتادہ کے مراسیل ہیں[29]۔

۴۔ ینابیع المودہ کے موٴلف قندوزی نے مقدمہ میں نقل کیا ہے کہ علماء نے اس بات کی نفی کی ہے کہ موٴطا کتب صحاح میں سے ہے جیسے کہ بعض نے دعوی کیا ہے کیونکہ اسمیں مراسیل ہیں جو کہ بلاغات ہیں[30]۔

۵۔ ابن صلاح نے ایک حدیث بلاغ کے بعد کہا ہے کہ یہ منقطع ہے کیونکہ زہری نے اس کو ابن عباس سے نہیں سنا ہے[31]۔

۶۔ اور بعض نے بلاغات پر معضل کا حکم لگایا ہے[32]۔

موٴطا کے بلاغات کی تعداد:

موٴطا میں امام مالک نے جو بلاغات ذکر فرمائے ہیں تو ان کی کل تعداد ۶۱ ہیں[33] اور اس کے لئے علامہ ابن عبد البر نے اپنے کتاب" التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد "میں اسکے بارے میں ایک مستقل باب قائم کیا ہیں اور اس کا نام "باب بلاغات مالك ومرسلاته" رکھا ہیں۔ بلاغات پر لوگوں نے بہت تحقیق کیا ہے اور ان روایات کو موصول ثابت کرنے کی کوشش کی ہیں۔ بعض محدثین نے انصاف کرکے ان میں سے جن کی سند متصل ہو سکتی وہ دوسرے وجوہ سے اور شواہد سے متصل کیا ہیں جیسے علامہ حافظ ابن عبد البر اندلسی نے اپنی کتاب میں ۶۱ میں سے ۵۷ بلاغات کو موصولا ذکر کیا ہیں اور صرف ۴ روایات ایسے ہیں کہ جنھیں متصلا ذکر نہیں کیا۔

اور بعض نے غلو سے کام لے کر امام مالک کے تمام بلاغات مسند اًمتصلاً ثابت کرنے کی کوشش کی ہیں جیسے حافظ ابو عمر بن الصلاح نے اپنے رسالہ(وصل البلاغات الاربعة فی الموطا) میں ان چار روایات کو بھی متصلا ذکر کیا ہیں جو کہ ابن عبد البر نے متصلا ذکر نہیں کیئے ۔ ابن صلاح نے ایسا اس لیے کیا تاکہ موٴطا مالک کو صحیحین کے درجے کے مساوی قرار دے دیں۔ اسی وجہ سے ابن عبد لبر، ابن العربی، امام سیوطی، مغلطائی اور ابن لیون نے موٴطا کو صحیح کہا ہے۔

اور بعض نے اس میں توقف کیا ہے انھوں نے امام مالک کے مراسیل اور بلاغات کو حذف کیا ہے جیسے علامہ عبد العزیز محدث دہلوی نے اپنی شرح المصفی علی الموٴطا میں کیا ہے۔

" بلاغات احادیث "

گزشتہ صفحات میں ہمیں بلاغات کے بارے میں اجمالا علم حاصل ہوا جس میں بلاغات کے حکم کے بارے میں بھی روشنی ہوئی اب ذیل میں ہم ان روایات میں سے چند پر نظر پر ڈالتے ہیں اور ان روایات کو مع اردو ترجمہ اور سند اور شاہد کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔

١۔ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ}

ترجمہ: امام مالک ایک ثقہ سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے دادا عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا عربان کی بیع سے[34]۔

سند: اس روایت کی سند میں کلام ہے۔ (۱) یحییٰ بن معین نے کہا ہے یہ عمر بن شعیب کی اپنے جد سے جو روایات ہیں وہ صحیح ہیں

(۲) اور بعض نے اس روایت کو واہی کہا ہے اور ایک کی دوسرے سے سماع ثابت نہیں۔

(۳) امام ابن عبد البر نے کہا ہے: جو قرین قیاس بات ہے وہ یہ کہ روایت ابن لہیعہ عن عمرو بن شعیب سے ثابت ہے[35]۔

٢۔ مَالِكٌ عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ}۔

ترجمہ: امام مالک ایک ثقہ سے وہ یعقوب بن عبد اللہ بن الاشج سے وہ بسر بن سعید سے وہ سعید بن أبي وقاص سے وہ خولہ بنت حکیم سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی منزل میں اترے اور کہے کہ "پناہ مانگتا ہوں میں اللہ جل جلالہ کے پورے کلمات سے یعنی اس کی صفاتِ کاملہ یا اس کے الفاظ سے ہر مخلوق کے شر سے تو اس کو کسی چیز سے نقصان نہ ہو گا کوچ کے وقت تک"[36]۔

٣۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْأَشْجَعِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {لَا عَدْوَى، وَلَا هَامَ، وَلَا صَفَرَ، وَلَا يَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ، وَلْيَحْلُلِ الْمُصِحُّ حَيْثُ شَاءَ}، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا ذَاكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّهُ أَذًى}

سند: زرقانی نے کہا ہے کہ سند کچھ یوں ہے یحییٰ بن بکیر عن ابن عطیہ عن ابی ہریرۃ ابن عطیہ کا نام عبد اللہ بن عطیہ ہے جسکے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مجہول ہے لیکن روایت ابو ہریرۃ سے کئی وجوہ پر محفوظ ہے[37]۔

شاہد: یہ روایت متفق علیہ ہے کیونکہ ابي سلمۃ نے اسے ابو ہریرۃ سے روایت کی ہے[38]

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: بکیر بن عبد اللہ بن أشج وہ أبي عطیہ أشجعي سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "نہیں ہے عدویٰ (چھوت ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا)، اور نہ ہام (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہیں یا مردے کی روح جانور

کی شک)، اور نہ صفر کا مہینہ (جس کو لوگ منحوس جانتے ہیں) لیکن بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس نہ اتارا جائے البتہ جس شخص کا اونٹ اچھا ہو اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اترے لوگوں نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ نے فرمایا مرض سے نفرت ہوتی ہے یا تکلیف ہوتی ہے[39]۔

۴۔ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {مَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصَابُ فِي وَلَدِهِ وَحَامَّتِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَتْ لَهُ خَطِيئَةٌ}

سند: ابن عبد البر نے تمہید میں ذکر کیا ہے: جس نے اس حدیث کو موصول کہا ہے اور اسناد کے ساتھ کیا ہے تو اس کی سند کچھ یوں ہے مالک عن ربیعۃ عن ابی الحباب عن ابی ھریرۃ اور پھر امام بن عبد البر نے اپنی سند کے ساتھ ابو ھریرۃ سے اس روایت کو وارد کیا ہے۔ جو کہ یہ سند ہے:

وقد حدّثنا خلف بن قاسم قال حدّثنا عبد الله بن جعفر بن الورد، حدّثنا علي بن سعيد بن بشير الرّازي، حدّثنا عبد الله بن جعفر بن يحيى بن خالد البرمكي، حدّثنا معن بن عيسى، حدّثنا مالك، عن ربيعة بن أبي عبد الرّحمن، عن أبي الحُباب، عن أبي هريرة أنّ رسول الله - صلّى الله عليه وسلم - قال: ... الحديث[40].

شاہد: اس روایت کا معنی صحیح اور محفوظ ہیں بروایت ابو ہریرہؓ[41]۔

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمیشہ مسلمان کو مصیبت پہنچتی ہے اس کی اولاد اور عزیزوں میں یہاں تک کہ ملتا ہے اپنے پروردگار سے اور کوئی گناہ اس کا نہیں ہوتا[42]"۔

۵۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ}، تَقُولُ: {وَأَيُّكُمْ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ}

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: اُم المومنین عائشہؓ جب بیان کرتی کہ رسول اللہ ﷺ روزہ میں بوسہ لیتے تھے، تو فرماتی "کہ تم میں سے کون زیادہ قادر ہے اپنے نفس پر رسول اللہ ﷺ سے[43]۔

سند: یہ حدیث مرسل ہے اور عائشہ کی سند سے متصل بھی ہے[44]۔

6۔ حَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: {إِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمَرِيضَ، خَاضَ الرَّحْمَةَ حَتَّى إِذَا قَعَدَ عِنْدَهُ قَرَّتْ فِيهِ}

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب کوئی تم میں سے بیمار کو دیکھنے جاتا ہے تو گھس جاتا ہے پروردگار کی رحمت میں پھر جب وہاں بیٹھتا ہے تو وہ رحمت اُس شخص کے اندر بیٹھ جاتی ہے"[45]۔

سند: زرقانی نے تصریح کی ہے کہ اس سند کے رجال صحیح ہے[46]

شاہد: اس روایت کو امام احمد نے اپنی مسند میں ثوبان سے مسندا روایت کیا ہے[47]۔ اسطرح امام مسلم نے ثوبان کے روایت سے کتاب البر والصلۃ باب فضل العیادۃ میں یوں نقل کیا ہے[48]

۷۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ}

ترجمہ:: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ جل جلالہ کی لونڈیوں کو منع نہ کرو مسجدوں میں آنے سے"[49]۔

سند: ابن عبد البر نے بطریق حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر سے روایت کیا ہے[50]۔

شاہد: یہ روایت صحیحین میں بطریق عبید اللہ بن عمر عن ابن عمر منقول ہے[51]۔

۸۔ عن مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ، وَكِسْوَتُهُ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا يُطِيقُ}

ترجمہ:: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مملوک کو (غلام لونڈی) "دستور کے موافق کھانا کپڑا ملے گا اور کام سے نہ لیا جائے مگر طاقت سے"[52]۔

سند: یہ صحیح حدیث ہے امام مالک نے بلاغ کیا ہے ورنہ اس باب میں بہت سی روایات ہیں جن کو آئمہ حدیث نے اپنی کتب میں نقل کی ہیں۔ شاہد: مسلم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابو هریرۃ سے نقل کیا ہے[53]۔

۹۔ عن مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَهْلِكُ، وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ}

ترجمہ:: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: حضرت ام المومنین ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اس وقت بھی تباہ ہوں گے جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے آپ نے فرمایا "ہاں جب گناہ بہت ہونے لگیں"[54]۔

سند: ابن عبد البر نے کہا ہے کہ یہ حدیث ام سلمہ سے معلوم نہیں اور جس طریق سے یہ روایت محمد بن سوقہ عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ام سلمہ سے مروی ہے وہ بھی قوی نہیں ہے بلکہ یہ روایت زینب بن جحش سے مروی ہے اور اسی طریق پر محفوظ بھی ہے [55]

شاہد: یہ روایت صحیحین میں بھی زینب بنت جحش کی روایت سے مروی ہے [56]۔

۱۰۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فَيَقُولُ: {اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ فِي النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ}

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے "یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کاموں کا چھوڑنا اور غریبوں کی محبت اور جب تو کسی بلا کو لوگوں میں اتارنا چاہے تو مجھے اپنے پاس بلائے اس بلا سے بچا کر" [57]۔

سند: یہ صحیح حدیث ہے امام مالک نے بلاغا روایت کیا ہے۔

شاہد: اس حدیث کو امام احمد نے ابن عباس کے طریق سے روایت کیا ہے۔ [58]

ترجمہ: سعید بن المسیب نے کہا کہتے ہیں مسجد سے بعد اذان کے جو نکل جائے اور پھر آنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ منافق ہے [59]۔

سند: ابن عبد البر فرماتے ہیں: اس جیسے روایت کو رائے پر محمول نہیں کیا جا سکتا [60]

شاہد: یہ روایت بطریق ابی ھریرۃ مرفوع جس کو امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ نقل کیا ہے [61]۔

۱۱۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ. فَهَلَكَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً. فَذُكِرَتْ فَضِيلَةُ الْأَوَّلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: {أَلَمْ يَكُنِ الْآخَرُ مُسْلِمًا؟} قَالُوا: بَلَى. يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {وَمَا يُدْرِيكُمْ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ؟} إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ غَمْرٍ عَذْبٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ. يَقْتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ. فَمَا تَرَوْنَ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ مَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ؟

ترجمہ:: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہ دو بھائی تھیں ان میں سے ایک دوسرے سے چالیس دن پہلے مر گیا تو لوگوں نے تعریف کی اس کی جو پہلے مرا تھا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا دوسرا بھائی مسلمان نہ تھا؟ بولے ہاں مسلمان تھا وہ بھی کچھ برا نہ تھا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "تم کیا جانو دوسرے کی نماز نے اس کو کس درجہ پر پہنچایا، نماز کی مثال ایسی ہے جیسے میٹھے پانی کی ایک نہر بہت گہری کسی کے دروازے پر بہتی ہو اور اس میں پانچ وقت غوطہ لگایا کرے کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہے گا پھر تم کیا جانو کہ نماز نے دوسرے بھائی کا مرتبہ کس درجہ کو پہنچایا" [62]۔

سند: ابن عبد البر نے فرمایا ہے کہ اخوین کا یہ اہل علم کے ہاں بروایت ابن ابی وقاص غیر معروف ہے اور امام بزار نے تصریح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمارے ہاں یہ قصہ ثابت نہیں [63]۔

١٢۔ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ عَائِشَةُ وَأَنَا مَعَهُ فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ)، ثُمَّ أَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ سَمِعْتُ ضَحِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ. فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. قُلْتَ فِيهِ مَا قُلْتَ. ثُمَّ لَمْ تَنْشَبْ أَنْ ضَحِكْتَ مَعَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنِ اتَّقَاهُ النَّاسُ لِشَرِّهِ)

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کا اذن چاہا اور میں گھر میں آپ کے ساتھ تھی آپ نے فرمایا "بُرا آدمی ہے یہ" پھر آپ نے اس کو آنے کی اجازت دی حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ تھوڑی دیر نہیں گزرری تھی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے اس کے ساتھ ہنستے سنا جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ابھی تو آپ نے اس کو بُرا کہا تھا ابھی آپ اس سے ہنسنے لگے آپ نے فرمایا کہ "سب آدمیوں میں برا وہ آدمی ہے جس سے لوگ اس کے شر کے سبب سے ڈریں" [64]۔

سند: سند کی رو سے یہ روایت بلغ لفظ کے ساتھ امام مالک نے نقل کیا ہے۔ لیکن دوسرے طرق کے رو سے یہ مختلف لفظوں کے ساتھ صحیح حدیث ہے۔

شاہد: صحیحین نے عروہ کے روایت کے ساتھ حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے [65]۔

١٣۔ مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِنَّ أَحَدًا لَنْ يَمُوتَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ فَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ.

ترجمہ: امام مالک فرماتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے: پہلے زمانے میں یوں کہا جاتا تھا کہ کوئی آدمی نہیں مرے گا جب تک کہ اس کا رزق پورا نہ ہو پس اختصار کرو طلب معاش میں [66]۔

سند: ابن عبد البر نے اس روایت کے بارے میں لکھا ہیں۔ اھل علم کے نزدیک یہ روایت کئی طرق سے مشہور ہے جن میں سے مشہور یہ ہے: ما حدثني قاسم بن محمد قال حدثني خالد بن سعد قال حدثني محمد بن فطيس قال حدثني عبيد بن عبد الرحمن بدمياط قال حدثني أبي قال حدثني عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن بن جريج عن أبي الزبير عن جابر قال قال رسول الله-صلى الله عليه وسلم_الخ.

حواشی وحوالہ جات

[1] ۔ الدہلوی: مقدمہ شرح المسوی علی موطا، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، ص: ۱۰

[2] ۔ حسن جان: احسن الخبر فی مبادی علم الاثر، مکتبہ امدادیہ پشاور، ۲۰۰۵ء، ص: ۱۳۳

[3] ۔ الیحصبی: ترتیب المدارک، مطبعۃ فضالۃ۔ محمدیہ، مغرب، ط: اولی ۱/۱۸۸

[4] ۔ الترمذی: جامع الترمذی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی حلبی ۔ مصر، ط: الثانیہ، ۱۹۷۵ء ۴/۳۴۳

[5] ۔ امام مالک: موطأ مالک، مؤسسہ زاید بن سلطان آل نہیان اعمال خیریہ، ابوظبی ۔ امارات، ط: اولی، ۲۰۰۴ء ۱/۲۸۱

[6] ۔ الذہبی: سیر اعلام نبلاء، دار حدیث۔ قاہرۃ ۲۰۰۶ء ۷/۲۰۱

[7] ۔ اللؤلؤ والفضۃ والمرجان. کلہا تدل علی تحسین شیء وتنبیلہ. مقاییس اللغۃ ۲/۲۰۹ تہذیب اللغۃ ۴/۳۶

[8] زرقانی: شرح زرقانی، مکتبۃ ثقافیۃ دینیۃ ۲۰۰۳ء

[9] ۔ آپ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر خضیری سیوطی، (۸۴۹-۹۱۱ھ = ۱۴۴۵-۱۵۰۵ء) ہیں۔ امام علام، حافظ، مؤرخ اور ادیب ہیں۔ قاہرہ میں یتیم پھلے۔ چالیس سال کے عمر میں لوگوں سے علیحدہ ہوئے اور کتابیں تصنیف کرتے رہے یہاں تک کہ ۶۰۰ کتابیں تصنیف کیئے۔
زرکلی: اعلام، دار العلم ملایین، ط: ۱۵، ۲۰۰۲ء ۳/۳۰۱

[10] ۔ شرح الزرقانی علی الموطا ۱/۶۲

[11] ۔ مقدمہ موطأ مالک ۱/۵۷

[12] ۔ احسن الخبر فی مبادی علم الاثر ص: ۱۳۳

[13] ۔ سیوطی: تنویر الحوالک، مکتبۃ تجاریۃ کبری ۔ مصر ۱۹۶۹ء، ۱/۱۰

[14] ۔ آپ شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم فاروقی دہلوی ہندی ہیں (۱۱۱۰-۱۱۷۶ھ = ۱۶۹۹-۱۷۶۲ء)۔ مشہور حنفی عالم اور محدثین کا امام ہیں۔ صاحب فہرس الفہارس نے آپ کے بارے میں لکھا ہیں: (اللہ تعالی نے آپ کے اور آپ کے اولاد اور شاگردوں کے ذریعے سے حدیث اور سنت کو پاک وہند میں زندہ کیا ہیں۔ اعلام ۱/۱۴۹

[15] ۔ دہلوی: مقدمۃ المصفی علی موطا، دار منظومہ، بیروت، ۱۹۹۳ء، ص ۲۵

[16] ۔ آپ ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن صالح، تمیمی ابہری ہیں مالکیہ کا بڑا شیخ رہا ہے۔ بغداد میں سکونت اختیار کیا۔ آپ کے تصانیف میں شرح مذہب مالک 'الاصول' اجماع اہل المدینۃ' اور عوالی وغیرہ ہیں۔ اعلام ۶/۲۲۵

[17] ۔ إضاءة الحالک من الفاظ دلیل السالک، دار بشائر اسلامیہ بیروت، لبنان، ط: ۲، ۱۹۹۵ء ص: ۲۳

[18] ۔ آپ ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری (۳۸۴-۴۵۶ھ = ۹۹۴-۱۰۶۴ء)۔ اندلس کا مشہور عالم ہیں قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ اعلام ۴/۲۵۴

[19] ۔ احسن الخبر فی مبادی علم الاثر ص: ۵۱

[20] ۔ ترتیب المدارک ۲/۷۳

[21] ۔ سورۃ ابراہیم: ۵۴

[22] ۔ مجموعہ مولفین عربیہ: معجم وسیط، دار دعوۃ ۱/۷۰

[23] ۔ سیوطی: تدریب الراوی، دار طیبہ، قاہرہ ۱/۳۲۶

[24] ۔ آپ ابو محمد سفیان بن عیینہ بن میمون ہلالی کوفی ہیں (۱۰۷-۱۹۸ھ = ۷۲۵-۸۱۴ء) کوفہ میں پیدا ہوئے، مکہ میں سکونت اختیار کی۔ آپ حافظ ثقہ محدث ہیں اور حرم مکی میں درس حدیث دیتے تھیں۔ اعلام ۳/۱۰۵

[25] ۔الزیدان: مباحث فی علم الحدیث، دار الکتب، پشاور ۲۰۱۴ء، ص: ۱

[26] ۔آپ عبد الباقی بن یوسف بن احمد زرقانی (۱۰۲۰۔۱۰۹۹ھ = ۱۶۱۱۔۱۶۸۸م) ہیں۔ فقہ مالکی کا بہت بڑا عالم ہیں۔ اعلام ۲۷۲/۳

[27] ۔الزرقانی: شرح الزرقانی علی موطا، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ ـ القاہرۃ طبعۃ اولی، 2003م ج ۱ص ۳۱۴

[28] ۔آپ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی ہیں (۶۷۳۔۷۴۸ھ = ۱۲۷۴۔۱۳۴۸م)۔ عظیم محقق، محدث اور مورخ ہیں۔ آپ دمشق میں پیدا ہوئے اور وہاں ہی وفات پاگئے۔ اعلام ۳۲۶/۵

[29] ۔ملیباری: الموقظۃ فی علم الحدیث، المکتبۃ الشاملۃ، مصر، ط: اولی، 1432ھ ۔ 2011م ص: ۱۹

[30] ۔مباحث فی علم الحدیث ص: ۱

[31] ۔مقدمۃ المصفی علی الموطا ص: ۹

[32] ۔احسن الخبر فی مبادی علم الاثر ص: ۱۵۱

[33] ۔السباعی: السنۃ ومکانتہا، المکتب الاسلامی: دمشق ۔ سوریا، بیروت ـ لبنان ط الثالثۃ، 1402ھ ۔ 1982م ص: ۴۷۱

[34] ۔الموطا، باب ماجاء فی بیع العربان، ص ۳۶۵

[35] ۔ابن عبد البر: التمہید، وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ ـ مغرب، 1387ھ ۱۷۶/۲۴

[36] ۔الموطا، باب ماجاء فی ما یومر بہ من الکلام فی السفر، ص ۶۸۲

[37] ۔شرح الزرقانی ج ۳۳۳/۴

[38] ۔بخاری: صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ طبعۃ اولی، 1422ھ ۱۳۸/۷،

[39] ۔الموطا، باب عیادۃ المریض، ص ۹۵۹

[40] ۔معافری: المسالک فی شرح موطا مالک، دار الغرب الاسلامی، طبعۃ اولی، ۲۰۰۷م ۵۸۲/۳

[41] ۔امام احمد: مسند احمد، دار الحدیث ـ القاہرۃ، طبعۃ اولی، ۱۹۹۵م ۲۳۸/۱۳

[42] ۔الموطا الحسینیۃ فی المصیبۃ ۳۳/۲

[43] ۔الموطا باب ماجاء فی التشدید فی القبلۃ للصائم

[44] ۔نیساپوری: صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت ۷۷۷/۲

[45] ۔الموطا، باب ماجاء فی عیادۃ المریض والطیرۃ ص ۹۵۸

[46] ۔شرح الزرقانی ۳۳۲/۴

[47] ۔مسند احمد ۹۱/۳۷

[48] ۔صحیح مسلم ۱۹۸۹/۴

[49] ۔الموطا، باب ماجاء فی خروج النساء فی المساجد ص ۱۷۰

[50] التمہید ۲۸۰/۲۴

[51] ۔صحیح البخاری ۶/۲، باب خروج النساء الی المساجد صحیح مسلم ۳۲۷/۱

[52] ۔الموطا عیادۃ المریض والطیرۃ ص ۶۸۴

[53] ۔بیہقی: شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض، طبع اولی ۲۰۰۳م ۸۵۶۳، صحیح مسلم ۱۴۸۴/۳

54۔ الموطأ باب ماجاء فی الخضاب الحدو فی عمل القاصد ص: ۶۹۳

55۔ شرح الزرقانی ۴/۳۱۲

56۔ صحیح بخاری ۴/۱۶۸

57۔ الموطأ باب ماجاء فی العمل فی الدعاء ص ۱۸۶

58۔ مسند احمد ط الرسالۃ ۵/۴۳۸

59۔ الموطأ، باب انتظار الصلوۃ والمشی الیہا، ص: ۱۳۰

60۔ تنویر الحوالک شرح موطا مالک ۱/۱۳۶؛ التمہید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید ۲۳/۲۱۴

61۔ طبرانی۔ معجم الاوسط، دار الحرمین۔ قاہرۃ ۳/۱۵۰

62۔ الموطأ، باب جامع الصلوۃ، ص: ۱۵۲

63۔ قرطبی: الاستذکار، دار الکتب العلمیۃ– بیروت طبع اولی، ۲۰۰۰م ۱/۳۵۰۔۳۵۱

64۔ الموطأ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ص: ۹۳۰

65۔ صحیح البخاری ۸/۱۷

66۔ الموطأ، باب ماجاء فی اہل القدر، ص ۹۲۹

★★★